رمضان کی قضاء میں دوسرا رمضان شروع ہونے تک تاخیر کرنا

﴿ تأخير قضاء رمضان حتى يدخل رمضان الثاني ﴾

[أردو- الأردية - Urdu]

فتوی

محمد صالح المنجد حفظه الله

مراجعه

شفيق الرحمن ضياء الله مد نی

ناشر

2010 - 1431

islamhouse.com

﴿ تأخير قضاء رمضان حتى يدخل رمضان الثاني ﴾

(باللغة الأردية)

فتوى

محمد صالح المنجد حفظه الله

مراجعة

شفيق الرحمن ضياء الله المد ني

الناشر

2010 - 1431

islamhouse.com

بسم الله الرحمن الرحيم

میں نےحیض کی بنا پر کئی برس سے رمضان میں بعض ایام کےروزے نہیں رکھے اور ابھی تك نہیں رکھ سکی، مجھے کیا کرنا ہوگا ؟

الحمد لله :

علماء کرام اس بات پر متفق ہیں کہ جس نےبھی رمضان المبارك کےروزے نہ رکھے اس پرآئندہ رمضان آنے سے قبل روزوں کی قضاء کرنی واجب ہے .

اس پر انہوں نے مندرجہ ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے:

"حضرت عائشہ رضی اللہ کہتی تھیں کہ مجھ پررمضان کی قضا باقی ہوتی تھی میں اسکو رکھ نہ سکتی یہاں تک کہ شعبان آجاتا"- حدیث کے راوی یحیي بن ابی کثیرنے کہا اسکی وجہ یہ تھی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغول رہتی تھیں" بخاری حدیث نمبر :١٩٥٠)

حافظ بن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتےہیں:

عائشہ رضي اللہ تعالی عنہا کی شعبان میں حرص کی بنا پر یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ رمضان کے روزوں کی قضاء میں اتنی تاخیر کرنی جائز نہیں کہ دوسرا رمضان شروع ہوجائے اھ .

اور اگر کسی نے رمضان کی قضاء میں اتنی تاخیر کردی کہ دوسرا رمضان بھی شروع ہوگیا تویہ دوحالتوں سے خالی نہیں :

پہلی حالت :

یہ تاخیر کسی عذر کی بنا پر ہو، مثلا اگروہ مریض تھا اور دوسرا رمضان شروع ہونے تك وہ بیمار ہی رہا تواس پر تاخیر کرنے میں کوئی گناہ نہیں کیونکہ یہ معذور ہے، اوراس کےذمہ قضاء کےعلاوہ کچھ نہیں لھذا وہ ان ایام کی قضاء کرے گا جواس نے روزے ترك کیے تھے.

دوسری حالت :

بغیر کسی عذر کےتاخیر کرنا : مثلا اگر وہ قضاء کرنا چاہتا تو کرسکتا تھا لیکن اس نےآئندہ رمضان شروع ہونےتك قضاء کے روزے نہیں رکھے .

تو يہ شخص بغير كسى عذر كےقضاء ميں تاخير كرنے پر گنہگار ہـوگا، اور علماء كرام كا متفقہ فيصلہ ہے كہ اس پـر قضـاءلازم ہـے، ليكـن قضـاء كےساتھ ہر دن كےبدلے ايك مسكين كوكھانا كھلانے ميں اختلاف ہـے كـہ آيا وہ كھانا كھلائے يا نہيں ؟

آئمہ ثلاثہ امام مالك، امام شافعي اور امام احمد رحمهم الله تعالي كہتے ہيں كہ اس كےذمہ كھانا ہے اور انہوں نےاس سے استدلال كيـا ہـے كـہ: بعـض صحابہ كرام مثلا ابوهريره اور ابن عباس رضي الله تعالي عنهم سے يہ ثابـت ہے .

اور امام ابو حنيفہ رحمہ الله تعالي كہتےہيں كہ قضاء كےساتھ كھانـا كھلانـا واجب نہيں .

انہوں نے اس سے استدلال كيا ہـے كـہ: الله تعـالي نـے رمضـان مـيں روزہ چھوڑنے والےكوصرف قضاء كا حكم ديا ہے اور كھانا كھلانے كا ذكر نہيں كيا، فرمان بارى تعالي ہے:

(وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ) البقرة‏١٨٥.

"اور جوكوئي مريض ہو يا مسافر وہ دوسرے ايام ميں گنتى پورى كرے"البقرة (١٨٥)

ديكھيں: المجموع (٦/ ٣٦٦) المغني (٤/ ٤٠٠)

اورامام بخاري رحمہ اللہ نے اپني صحيح بخارى ميں اس دوسرے قول كو ہى اختيار كيا ہے. امام بخارى كہتےہيں:

ابراھيم نخعى رحمہ اللہ تعالى كہتےہيں: جب كسى نے كوتاہى كى حتى كہ دوسرا رمضان شروع ہوگيا تووہ روزے ركھےگا اور اس كےذمہ كھانا كھلانا نہيں

اور ابي ہريرہ رضي اللہ اورابن عباس رضى اللہ تعالى عنھم سے مرسلا مروى ہےكہ وہ كھانا كھلائےگا، پھر امام بخارى كہتے ہيں: اور اللہ تعالى نے كھانا كھلانےكا ذكر نہيں كيا بلكہ يہ فرمايا: (دوسرے ايام ميں گنتى پورى كرے) اھ .

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کھانا کےعدم وجـوب کا فیصـلہ کـرتے ہوئے کہتےہیں:

اور رہا صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کےاقـوال جـب قـرآن مجیـد کےظاہرکے خلاف ہوں تو اسے حجت ماننا محل نظر ہے، اور یہـاں کھانـا کھلانا قرآن مجید کےظاہرکے خلاف ہے کیونکـہ اللہ تعـالی نـے تـوصرف دوسرے ایام میں گنتی پوری کرنا واجب قرار دیا ہے، اس سےزیادہ کچھ واجـب نہـیں کیـا، تـواس بنـا پـر ہـم اللہ کـے بنـدوں پـروہ لازم نہـیں کرینگےجواللہ تعالي نےان پرلازم نہیں کیا الا یہ کہ اس پر کوئی دلیل ہو تـا کہ ذمہ سے بری ہوسکیں،

ابن عباس اور ابو ھریرہ رضي اللہ تعالی عنھم سےجومروی ہـے یـہ ممکـن ہےکہ اسے استحباب پر محمول کیا جائے نہ کہ وجوب پر، تواس مسئلہ مـیں صحیح یہی ہے کہ اس پر روزوں سے زیادہ کسی چـیز کـو لازم نہـیں کیـا جائےگا، لیکن تاخیر کی بنا پر وہ گنہگار ضرور ہے. اھ

دیکھیں: الشرح الممتع (٦/ ٤٥١)

اور اس بناپر واجب توصرف قضاء ہی ہے، اور جب انسان احتیاط کرنا چاہے تو ہر دن کے بدلے ایك مسکین کو کھانا بھی کھلائے تو بہتر اوراحسن اقدام ہوگا.

(پس اگر بغیر کسی عذر کے تاخیر کی ہے تو) سوال کرنے والی کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالی سےتوبہ واستغفار کرے اور یہ عزم کرے کہ آئندہ مستقبل میں اس طرح کا کام نہیں کرے گی .

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی رضا و خوشنودی اور پسند کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے . واللہ اعلم .
الاسلام سوال وجواب